RS: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۔ شمارہ ۔ ۲۹ اگست تا ۴ ستمبر ۱۹۹۷ء ۔ ۲۲ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

مسلم مافیا، آئی ایس آئی اور پاکستانی جھنڈا لہرانے کی فرضی داستانوں کے نام پر

سنگھ پریوار

شمالی ہندوستان کو قتل و غارت گری کی آماجگاہ بنانا چاہتا ہے

حکومت نے اگر بروقت اس کا نوٹس نہ لیا تو حالات کو خراب ہونے سے کوئی طاقت نہیں روک سکے گی

محمد سالم جامعی

[illegible]

مسلمان اب سنگھ پریوار کو اچھی طرح جان گئے ہیں کہ سنگھ پریوار کا اصل منشا ہمیشہ سے یہی رہی ہے کہ مسلمان مشتعل ہو جائیں تاکہ ان کو تباہ و برباد کیا جا سکے۔

[illegible]

عالمِ اسلام:

افریقہ کا ایک اہم ملک کینیا عیسائیت کے نرغے میں

[illegible]

عیدی امین کا مبارک دور

[illegible]

بقیہ: علمائے حق کا کردار

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اوما بھارتی کو لگام لگائیں

ابھی حال ہی میں جے پور کی شعلہ بیان لیڈر محترمہ اوما بھارتی نے فرمان صادر کیا ہے کہ اگر حکومت نے کاشی اور متھرا میں بھی ایودھیا کا کھیل دہرایا تو ان دونوں جگہ بھی ہندو ہلا بول کر عبادت گاہوں پر قبضہ کر لیں گے اور مسلمانوں کی دونوں عبادت گاہوں کو مسمار کر کے ان کی جگہ مندر تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

یہ عجیب و غریب فلسفہ ہے کہ مس اوما بھارتی اور ان جیسے فرقہ پرست عناصر جب چاہیں مسلمانوں کو دھمکانے لگ جاتے ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بن کر پورا تماشہ دیکھتی اور اس سے لطف اندوز ہوتی رہتی ہے ہم حکومت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر اوما بھارتی اور ان کے فاشسٹ ذہنیت کے حامل ساتھیوں کے ساتھ یہ رعایت کیوں ہے کہ وہ جب چاہیں جس طرح کھلم کھلا دستور، سیکولرزم اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے رہیں اور حکومت ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔

گذشتہ دس سال کی تاریخ ہمارے سامنے ہے ۱۹۸۶ء میں جب بابری مسجد کا تالا کھولنے کی اس وقت کی حکومت نے غلطی کی تھی ہم نے اسی وقت اس کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا تھا لیکن وہ ہندو ووٹ بینک بنانے کے اپنے ناپاک منصوبہ پر اس قدر سرشار تھی کہ اس کے کانوں تک ہماری باتیں پہونچنا یا ان پر توجہ دینا ان کے نزدیک ایک لایعنی کام تھا۔ دنیا نے دیکھا کہ حکومت کی اس چشم پوشی اور ڈھیل نے کیا گل کھلائے اور کس طرح ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کے سیاہ دن میں بابری مسجد کو اوما بھارتی اور ان کے قبیلے کے لوگوں نے مسمار کر کے ہندوستان کی عزت کو پوری دنیا میں خاک میں ملا دیا۔ یہ فرقہ پرست طاقتیں آج پھر ایسا ہی ماحول بنا دینا چاہتی ہیں اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی خوف ملامت نہیں ہے کہ آج کی نام نہاد سیکولر حکومت اپنی خاموشی کے ذریعہ فرقہ پرست طاقتوں کے حوصلوں کو جلا بخش رہی ہے۔

نرسمہا راؤ حکومت نے اپنے دورِ اقتدار میں عبادت گاہوں کے تحفظ کا ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے وہ تمام عبادت گاہیں جو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو جس حالت میں تھیں اسی حالت میں ان کا تحفظ کیا جانا ضروری قرار دیا گیا تھا اور ان کے خلاف کسی بھی پروپیگنڈے کو جرم قرار دیدیا گیا تھا، پھر باہمی منافرت کو پھیلانے کی روک تھام کے لئے پہلے ہی دستور ہند میں دفعہ ۱۵۳ الف موجود ہے جس کی رو سے کسی ایسی تقریر و تحریر کو قابل مواخذہ قرار دیا گیا ہے جو دو فرقوں کے درمیان منافرت پیدا کرتی ہو۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ اس قدر دستوری تحفظات کے باوجود آخر فرقہ پرست طاقتوں کو لگام لگانے سے کیوں احتراز کیا جاتا ہے کیا اوما بھارتی کی یہ دریدہ دہنی دستور ہند کی توہین اور ہندو مسلمانوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے کی ناپاک سازش نہیں ہے اور بلاشبہ ہے تو حکومت اس سلسلہ میں خاموش کیوں ہے؟

ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ اگر اس طرح کی کوئی معمولی سی بات بھی کسی مسلم رہنما کی زبان پر آ جاتی تو حکومت کو فوراً دفعہ ۱۵۳-الف یاد آ جاتی اور پھر مسلمانوں سے عدالتوں کو کیوں [illegible] جسم سے گندہ کر دیا۔

پھر حال میں اسے کوئی اعتراض نہیں [illegible] کے لئے مسلم عبادت گاہوں اور مسلمانوں کے بارے میں [illegible] بیجا [illegible] سیکولرزم کا [illegible] حکومت [illegible] سیکولرزم کی پامالی اور ہندوستان کی دوسری بڑی اقلیت کی [illegible] جو دستور سے دغا کر کے سیکولرزم کی پامالی ہے

ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ وہ اوما بھارتی کی اس دریدہ دہنی کا سختی سے نوٹس لے اور [illegible] ۱۵۳ الف کے تحت مقدمہ درج کرے۔ [illegible] حقیقت سے آگاہ کرے [illegible] ملک اور دنیا کی [illegible]

[illegible] فرقہ پرست طاقتوں کی [illegible] تو ہمیں یہ کہنے میں [illegible] اوما بھارتی [illegible] حکومت دستور کی [illegible] دستور کے بنیادی ستون سیکولرزم کی پامالی کی ذمہ دار ہے۔

جواہر القرآن

سورۂ مائدہ ۵ — ۵

ترجمہ آیات ۱۱۶ — ۱۱۷ — حضرت شیخ الہندؒ

- اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے (ف ۱) کہا تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو ضرور معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے بیشک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا۔ (ف ۲)
- میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا (ف ۳) اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے (ف ۴)

فوائد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف ۱) پچھلا رکوع حقیقت میں [illegible] کی تمہید تھی۔ پچھلا رکوع [illegible] یوم یجمع اللہ الرسل [illegible]

[illegible]

۱۱ دسمبر ۹۲

میں وزیر اعظم بننے کا خواہشمند نہیں ہوں

کانگریس صدر مسٹر سیتا رام کیسری کا ایک اہم انٹرویو

لالو پرساد یادو کی بیماری!

حقیقت ہے یا پولیس ریمانڈ سے بچنے کی چال

آزادی کا گولڈن جبلی سال

تحریک آزادی میں علماء حق کا کردار

آخری قسط

عقیدت اللہ قاسمی

اس وقت جو ہنگامے برپا ہوئے وہ انسانی شرافت، عزت نفس، ہندوستانیوں کی خودداری، ان کی حمیت وغیرت، احساس صحیح اور جذبہ تعاون کا تقاضہ تھے۔ یہ ہنگامے اپنے دین و ایمان کے رکھنے والوں اور دین و مذہب کے پابند پاک نفوس اور پاک باطن خدا پرستوں کے پاک احساسات و جذبات کا اضطراب تھے۔ یہ ہنگامے تباہ شدہ دستکاروں کی فاقہ مستیوں اور مصیبت کے مارے کسانوں و دستکاروں کے رنج و غم کا شور و غوغا تھا۔ تقریباً ایک سو سال تک کمپنی کی لوٹ کھسوٹ جاری رہی تھی جس سے ہندوستان کی صنعت و تجارت برباد ہو چکی تھی۔ اس کے بعد جنگ پلاسی کے دن سے تو اس نے حکومت کا روپ بھی اختیار کر لیا تھا کہ اگر یہ مسکین بن کر خون چوستی اور گوشت نوچتی تھی تو اب رگ تمام طور پر بن کر نہ صرف دستکاری، کارخانوں اور تجارتی منڈیوں کو تباہ کر رہی تھی بلکہ بڑی بڑی حکومتوں کے بھی پرخچے اڑا رہی تھی۔

حضرت سید احمد شہید نے دلی سے سہارنپور تک کے علاقہ میں جذبہ حریت اور تحریک انقلاب کی روح پھونکنے کے لئے کمال جد و جہد کی۔ آپ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد تھانہ بھون کے علاقہ کے کچھ لوگ حضرت حاجی امداد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کسی حاکم کی سرپرستی کے بغیر گزارہ دشوار ہے۔ سلطنت ہند کے تاجدار بہادر شاہ ظفر نے بذریعہ عام اعلان کر دیا ہے کہ ہر شخص کو اپنی حفاظت خود کرنی چاہئے۔ اب آپ چونکہ ہمارے دینی سردار ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ دینی حکم و حکومت کا بار بھی آپ ہی اٹھائیں اور امیر المومنین بن کر ہمارے باہمی قضیے بھی چکا دیا کریں۔ اس درخواست پر حضرت حاجی صاحب امیر مقرر کر دیے گئے۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور ان کا آبائی وطن تھانہ بھون تحریک آزادی کا مرکز بن گیا۔ ایک نظام حکومت قائم کیا گیا جس میں عدالت کے عہدے مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی کے سپرد کئے گئے۔ اس علاقہ کے سرفروشان حریت نے تھانہ بھون کو مرکز بنا کر تحریک کو آگے بڑھایا اور جرأت مردانہ سے کام لے کر انگریزوں کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے سر دھڑ کی بازیاں لگا دیں۔

ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے انقلاب کی اطلاع ملنے پر انھوں نے حالات کا جائزہ لیا اور ایک ہنگامی اجلاس منعقد کر کے مولانا رحمت اللہ کیرانوی کو تحریک کی حقیقت و نوعیت کا پتہ لگانے کے لئے دلی بھیجا جو مئی کے آخری دنوں کے شروع میں دلی پہنچے جہاں انقلابی سپاہیوں نے زمام قیادت بوڑھے بادشاہ اور بزدل درباری شہزادوں کی ناتجربہ کاریوں کے حوالہ کر رکھی تھی جس کی وجہ سے ایک افراتفری اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی۔ مولانا اور ان کے رفقا سالہا سال سے حریت کامل کی تمنائیں دلوں میں لئے ہوئے تھے۔ ان کے دماغوں نے خدا جانے کتنے نقشے بنائے اور بگاڑے تھے۔ ظاہر ہے ان کے لئے یہ بات بہت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ تھی تاہم وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ انھوں نے صلاح و مشورہ اور سنجیدگی کے ساتھ قدم آگے بڑھا کر ایک جماعتی نظم قائم کیا۔ حضرت حاجی امداد اللہ امیر، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، حافظ ضامن اور مولانا محمد منیر جیسے اکابر کو فوج، حفاظت، باہمی قضیوں کے فیصلے اور عدل و قانون کے شعبے سپرد کئے گئے۔

جب حضرت سید احمد شہید نے آزادی کی جنگ کا آغاز کیا تھا تو حضرت حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی، حضرت شاہ نصیر الدین اور اس علاقہ کے بہت سے حضرات اس تحریک میں شامل ہو گئے تھے اور سرحد کے علاقہ میں انگریزوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ اور ان کے ساتھیوں کو سید احمد شہید اور ان کے رفقا کے جذبات حریت و جہاد اور ان کی تعلیمات روحانیہ سے انتہائی عقیدت اور حسن اعتقاد رہا تھا۔ سرحد کی ناکامی اور آپس کی غداریوں سے ان حضرات کے دلوں میں انتہائی قلق اور اضطراب تھا۔ جب انقلاب ۱۸۵۷ء کی تحریک ہندوستان بھر میں خصوصاً دلی کے اطراف میں شروع ہوئی تو ان حضرات کے جوش حریت میں نئی تحریک پیدا ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے محسوس کیا کہ اس انقلاب میں حصہ لینا فرض ہے۔

اس زمانہ میں شاملی میں جو آج کل مظفر نگر کی تحصیل ہے اس زمانہ میں سہارنپور سے متعلق تھا حاکم سہارنپور اسپانکی (Spankee) نے اس کی پوزیشن مضبوط رکھنے کے لئے گورکھا فوج کا ایک دستہ بھیج دیا تھا جس کی مدد سے اس مقام کے فوجی کمانڈر ایڈورڈ نے شاملی پر مکمل قبضہ کر لیا تھا لیکن بعد میں قاضی عنایت علی اور ان کے ساتھیوں نے موقع کا فائدہ اٹھا کر شاملی پر حملہ بول دیا۔ فوج نے ہتھیار ڈال دیے۔ پھر کپتان اسمتھ اور لفٹنٹ کیل نے ان کی کمان میں سکھوں اور گورکھوں کی فوج

فصیل توڑ دی گئی، دروازے اڑا دیئے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر مکانوں کو آگ لگا دی گئی، جو ملا تہ تیغ کر دیا گیا...

بھیجی جس نے تھانہ بھون اور شاملی پر قبضہ کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ اس زمانہ میں شاملی کے ایک زمیندار مہر سنگھ نے علم آزادی بلند کیا اور خط و کتابت کر کے دربار دہلی سے مدد طلب کی۔

نواب شیر علی مراد آبادی کو جو بادشاہ کے منہ چڑھے تھے اس مقصد سے دلی بھیجا گیا کہ وہ وہاں بادشاہ کو جنگ اور استقلال و عزم و ہمت کی جنگ پر آمادہ کریں اور نقشہ یہ بنائیں کہ بادشاہ دلی سے شاملی کی طرف یلغار کریں اور یہ حضرات تھانہ بھون سے۔ اس طرح یہ پورا علاقہ انگریز کے منحوس وجود سے پاک کر دیا جائے۔

۲ جولائی ۱۸۵۷ء کو جنرل بخت خاں اپنی منظم اور باضابطہ فوج کو لے کر دلی پہنچ چکے تھے۔ مولانا سرفراز علی امیر المومنین کی حیثیت سے ان کے ساتھ تھے جو جنرل بخت خاں کی سرپرستی و رہنمائی فرماتے تھے۔ جنرل بخت خاں نے صرف فوجوں کو ہی منظم نہیں کیا بلکہ عزم و ہمت کو اس معیار پر لے آئے کہ کوشش جو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہے اور ایسے مواقع پر پیش آنے والے شرعی تقاضوں اور مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے جامع مسجد دہلی میں علمائے کرام کا اجتماع کیا جہاں بادشاہ سے عہد و معاہدے بھی ہوئے اور جہاد کی فرضیت کا ایک فتوی مرتب کیا گیا۔ اس وقت کے حالات کے مطابق دہلی میں ایک صالح نظام قائم ہو گیا اور علمائے کرام اور جیالوں نے غور و خوض کے بعد جہاد کا فتوی صادر کر دیا تو تھانہ بھون والی جماعت کے لئے بھی راستہ صاف ہو گیا اور یہ ممکن ہو گیا کہ اس علاقہ کے امیر حاجی امداد اللہ اقدام کا فیصلہ کر دیں۔ انھوں نے مکمل احتیاط کے پیش نظر مجلس شوری کا اجلاس طلب کیا جس میں تمام حاضرین نے اقدام کا فیصلہ کیا اور دلی کے فتوی جہاد کی تصدیق و توثیق کی۔

جہاد کی تیاری شروع ہو گئی۔ حاجی امداد اللہ امام مقرر کئے گئے۔ مولانا قاسم نانوتوی سپہ سالار افواج، مولانا رشید احمد گنگوہی قاضی، مولانا محمد منیر نانوتوی میمنہ کے اور حافظ ضامن میسرہ کے افسر مقرر کئے گئے۔ چند ہی دنوں میں اطراف و جوانب سے گروہ کے گروہ آکر ان کی فوج میں شامل ہونے لگے۔

اسی دوران اطلاع ملی کہ سہارنپور سے ایک پلٹن کے ذریعہ توپ خانہ شاملی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ایک دستہ لے کر سڑک کے کنارے ایک باغ میں چھپ گئے۔ جب پلٹن مع توپ خانہ باغ کے سامنے پہنچی تو سب نے ایک ساتھ اس اندر سے فائر کیا کہ پلٹن گھبرا کر بھاگ کھڑی ہوئی۔ اس نے سمجھا کہ نہ معلوم کتنی بڑی فوج نے حملہ کر دیا ہے۔ پلٹن توپ خانہ چھوڑ گئی۔ حضرت گنگوہی نے اس پر قبضہ کر لیا اور حاجی صاحب کے سامنے لا کر ڈال دیا۔

شاملی میں بڑی فوجی طاقت رہتی تھی۔ مجاہدین نے اس پر حملہ کا فیصلہ کیا۔ وہاں کی فوج تحصیل کی چہاردیواری میں محصور ہو گئی اور اندر سے فائرنگ کرنے لگی۔ مجاہدین کا ہجوم باہر میدان میں تھا جہاں کوئی آڑ نہیں تھی۔ اس وجہ سے مجاہدین کو زیادہ سے نقصان ہوا۔

اسی دوران مولانا نانوتوی نے قریب واقع ایک چھپر اٹھوا کر تحصیل کے دروازہ پر ڈال دیا اور اس میں آگ لگا دی جس سے پھاٹک جل گیا اور اندر گھسنے کا راستہ کھل گیا۔ انگریزی فوج کے کچھ سپاہی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے، کچھ قتل ہوئے، باقی گرفتار کر لئے گئے۔ اس طرح شاملی کے قلعہ پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا۔ فوج اور پولیس مغلوب ہو گئی، مگر اس ہنگامہ میں حافظ ضامن صاحب شہید ہو گئے۔

اسی دوران اطلاع ملی کہ دلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا اور ۱۹ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بہادر شاہ گرفتار کر لئے گئے۔ انگریزوں نے اطراف دہلی پر ہر طرف سے یلغار کر دی۔ چند روز بعد ہی حالات پلٹ گئے۔ ایک ایک کر کے تمام علاقوں پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ انگریزوں نے تھانہ بھون پر حملہ کیا۔ مجاہدین نے بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ قصبہ کے گرد واقع فصیل کے دروازے بند کر دیئے گئے اور انگریزوں سے چھینا ہوا توپ خانہ ایک بلند مقام پر نصب کر دیا گیا۔ اس کا ایک گولہ ٹھیک جنرل کی توپ کے دہانے پر جا کر پڑا جس سے انگریزی فوج کی توپ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی مگر دشمن کی فوج اب بہت منظم ہو چکی تھی۔ اس کے پاس اسلحہ بھی بہت تھا۔ فصیل توڑ دی گئی، دروازے اڑا دیئے گئے۔ مٹی کا تیل ڈال کر مکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ جو ملا تہ تیغ کر دیا گیا۔ قیمتی مال اسباب لوٹا گیا اور تھانہ بھون ایک اجاڑ بیابان بن گیا۔

مجاہدین آزادی کے کمانڈر کسی طرح باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ حالات مجاہدین کے لئے پوری طرح ناسازگار ہو چکے تھے۔ حکومت کی عام پالیسی یہ قرار پائی کہ "جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے"۔ ہزاروں ہندوستانی تہ تیغ کئے گئے۔ توپ خانے کے منہ سے باندھ کر اڑا دیئے گئے۔ پھانسیوں سے لٹکا دیئے گئے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ مجاہدین آزادی کی جماعت منتشر ہو گئی۔ اس کے بعد ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ وہاں سے

(باقی صـ پر)

آزادی کے پچاس سالہ دور میں

ہند پاک تعلقات

ہندوستان میں پاکستانی سفیر جناب

بڑا جھگڑا آزادی سے پہلے انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان تھا جس کا انجام تقسیم ہند کی شکل میں سامنے آیا

عالم اسلام

خاتمی کی طرف سے ۲۲ وزیروں کی فہرست پیش

کولمبو میں سامیوں کا امن ڈالو تو ہی مید

دہلی ایڈز کے مریضوں کو ملک بدر کرے گا

پاکستان میں سیلاب سے ۱۸ افراد ہلاک

غزات کے محافظ کو سزائے موت

شمالی اسرائیل پر لبنان نے راکٹ برسائے

اہم مختصرات

امریکہ آج بھی دنیا میں اسلحہ کا سب سے بڑا تاجر

[illegible]

بروندی میں جولائی سے اب تک ۶ ہزار شہری ہلاک

[illegible]

امریکہ میں افغانستان کے سفارت خانہ کو بند کرنے کا حکم

[illegible]

نیپالی پارلیمنٹ میں دہشت گردی مخالف بل

[illegible]

بین الاقوامی فوجداری عدالت کے قیام کا مطالبہ

[illegible]

برطانیہ میں پگڑی پہننے پر پابندی، سکھوں میں غم و غصہ

[illegible]

ہند پاک تعلقات ـ ایک جائزہ

[illegible]

سیٹو کا ممبر بننے پر مجبور کیا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ پاکستان امریکہ کے بنتے ہوئے اس دفاعی جال میں پھنستا چلا گیا جو اس نے جنوب مشرق اور جنوب ایشیا کی حفاظت کے لیے تیار کیے تھے [illegible] پاکستان کی سیاسی اور معاشی زندگی میں بھی امریکہ کا عمل دخل بڑھ گیا اور پاکستان امریکی سامان کی ایک بڑی منڈی بن گئی۔

[illegible]

امن ماحول کو یقینی بنانے کے لئے ہندستان نے پاکستان کے سامنے "نا جنگ" معاہدہ کی پیشکش کی تھی جسے پاکستان نے نظر انداز کر دیا۔

[illegible]

وقت کی اہم ضرورت

جہانگیر قاضی سے گفتگو کے اہم اقتباسات

[illegible]

اسلامیات :

"رولاڈون" سے "آمنہ" تک

میں تیرہ سال کی طویل جستجو اور مطالعہ کے بعد مسلمان ہوئی

ترجمہ و تلخیص : مفتی شہاب الدین قاسمی

[illegible]

رضائے الٰہی کے ساتھ طلب علم

اسلام کی نظر میں مطلوب و مستحسن ہے

علم کی تعریف

[illegible]

کیا ۲۱ ستمبر کو معاہدہ کے مطابق

مایاوتی کلیان سنگھ کو اقتدار منتقل کردیں گی؟

یوپی کے سیاسی حلقوں میں ایک اہم سوال جو بہت تیزی سے گشت کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ۲۱ ستمبر کو اپنی حکومت کی مدت پوری ہونے کے بعد یوپی کی وزیراعلیٰ مایاوتی بی جے پی لیڈر اور سابق وزیراعلیٰ مسٹر کلیان سنگھ کو اقتدار منتقل کر دیں گی؟ کیونکہ اگر بی ایس پی لیڈر مایاوتی نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو یوپی میں پانچ ماہ سے قائم دو پارٹیوں کا یہ خود غرضانہ اتحاد ختم ہو کر رہ جائیگا۔

[illegible]



جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور کا جشن صد سالہ

اور عظیم الشان جدید عمارت کا سنگ بنیاد

[illegible]

مجلس تحفظ ختم نبوت پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش کی ایک سالہ کارگزاری

[illegible]

جمعیۃ علماء ضلع مئو کا جدید انتخاب مکمل

[illegible]

بقیہ: نالو کی بیماری

[illegible]

آگرہ کے مسلمانوں پر پولیس مظالم کے خلاف احتجاج

[illegible]

وفیات

[illegible]

بقیہ: سنگھ پریوار

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام

عظیم الشان مقابلہ مضمون نگاری

[illegible]

بقیہ: ہند پاک تعلقات ایک جائزہ

درمیان تعلقات میں مثبت تبدیلی واقع ہو رہی تھی تاہم ان کو [illegible] اپنی مرضی کے مطابق ہندوستان کے تعلق سے پاکستان کی پالیسی بنا سکیں۔ ہندوستان کے ساتھ نرم رویہ رکھنے کی وجہ سے ان کو بھی پاکستانی فوج نے پسند نہیں کیا اور ان کو ۱۹۹۰ء کے اندر اندر برخاست کر دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ جب وہ [illegible] کے بعد انہوں نے ہندوستان کے خلاف سخت موقف اختیار کیا اور بین الاقوامی سطح پر کشمیر کے بارے میں زبردست پروپیگنڈہ کیا لیکن اس سے بھی ان کو کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوا اور نومبر ۱۹۹۶ء کو ان کو دوبارہ [illegible] کے ساتھ برخاست کر دیا گیا۔ اب پھر تقریباً ایک سال سے

دوران ہند و پاک تعلقات میں بہتری کی ایک کرن دکھائی دی ہے۔ [illegible] وزارت عظمیٰ [illegible] خارجہ کے اندر ہی ہندوستان نے پڑوسیوں خاص طور سے پاکستان کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں ایک نئی پالیسی کا [illegible] فروری ۱۹۹۷ء کے انتخابات میں میاں نواز شریف کا بھاری اکثریت سے کامیاب ہونا [illegible] اس بات کا واضح اشارہ تھا کہ پاکستان کے عوام بھی خوشگوار تعلقات چاہتے ہیں [illegible]

[illegible]

بقیہ: دل آزاری

[illegible]

بقیہ: جواہر القرآن

[illegible]

بقیہ: مایاوتی کلیان سنگھ کو

[illegible]

بقیہ: یوگنڈا

[illegible]

بقیہ: اسلامیات

[illegible]

فرقہ پرست طاقتوں کی طرف سے مسلمانوں کی دل آزاری کا ایک نیا طریقہ

جوتے اور چپلوں پر اللہ اور محمد کے لوگو لگا کر مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی سازش

رپورٹ : ظفر عثمانی

جوتے چپل پر اللہ کا لوگو

بی وی کی شو کمپنی

کرشن کانت

نائب صدر جمہوریہ منتخب

خریدار متوجہ ہوں

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی